سفر گذشت

حضرت ناظم اعلیٰ وفاق کا سفر قطر

الاتحاد العالمی لعلماء المسلمین کی کانفرنس میں شرکت

رپورتاژ: مولانا مختار احمد، مدرس جامعہ خیر المدارس

الاتحاد العالمی لعلماء المسلمین (International Union for Muslim Scholars) قطر کی مؤقر علمی تنظیم واتحاد ہے، جس کی تاسیس سنہ ۲۰۰۴ء میں عمل میں آئی، اس کی قیادت عالم اسلام کی معروف شخصیت شیخ محمد یوسف القرضاوی کر رہے ہیں، اور شیخ محی الدین قرۃ داغی جیسے متحرک اور فعال جنرل سیکرٹری انتظامی امور کی بھاگ دوڑ خوبی سے تھامے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ علمائے کرام کا بین الاقوامی سطح کا یہ ایک فورم ہے، یہ کسی ملک یا سیاسی و مذہبی تنظیم کے ماتحت اور وابستہ نہیں۔ نہ کسی ایک موضوع کے ساتھ خصوصی وابستگی ہے، بلکہ اس فورم پر مختلف مسائل زیر بحث آتے ہیں۔ عالم اسلام کو درپیش مسائل کے علمی حل کے لیے یہ اتحاد مختلف اوقات میں متنوع سیمینارز کا انعقاد کرتا ہے۔ دنیا بھر سے علمائے کرام جمع ہوتے ہیں، اور زیر بحث مسئلہ میں اپنے علم و فضل کے مطابق رائے دیتے ہیں۔ ان آراء کی روشنی میں قرار دادیں منظور ہوتی ہیں، اور آئندہ کا لائحہ عمل طے پاتا ہے۔

ماہ فروری ۲۰۱۶ء کے پہلے عشرے میں "الاتحاد العالمی لعلماء المسلمین" کے شعبہ تعلقات عامہ کے نگران جناب ولید الحیدری صاحب نے حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری دامت برکاتہم کے نام ایک دعوت نامہ ارسال کیا، جس میں آپ کو قطر کے دار الحکومت دوحہ میں 'الاتحاد' کی طرف سے اپریل کے مہینے میں منعقد ہونے والی کانفرس میں شرکت کی دعوت دی۔ کانفرنس کا نام "التعليم الشرعي و سُبُل ترقيته" یعنی دینی تعلیم اور اس کو ترقی سے ہم کنار کرنے کے طریقے، تھا، کانفرنس کا مقصد عالم اسلام میں دینی تعلیم کی موجودہ صورت حال، مسائل اور مشکلات، اور دینی تعلیم پر ہونے والے اعتراضات کا جواب اور سد باب کے حوالے سے مکالمہ اور رائے پیش کرنا تھی۔ حضرت ناظم اعلی وفاق مدظلہ نے کانفرنس کے موضوع کو مدارس اور دینی تعلیم سے ہم آہنگ پایا تو شرکت کی دعوت قبول فرما لی۔ برصغیر میں دینی تعلیم کی تاریخ، کیفیت، مدارس اور وفاق المدارس کے تعارف پر مشتمل موضوع "جذور التعليم الشرعي في شبه القارة الهندية (باكستان نموذجاً)" کا انتخاب کیا۔ موضوع کی اہمیت اور غرض وغایت کے

بارے میں ایک مکتوب کے ذریعے کانفرنس کے منتظمین کو آگاہ کیا، ان کی طرف سے منظوری آنے کے بعد مقالہ تیار کیا اور اسے شعبہ تعلقات عامہ کی لجنة التحکیم کو ارسال کر دیا۔ لجنة التحکیم یعنی موضوع و مقالے کی جانچ پڑتال کی کمیٹی نے مقالہ کو غور و خوض سے پڑھا، جائزہ لیا اور اسے منظور کر کے کانفرنس کے منتظمین کو بھیج دیا۔ یہ سارا عمل مکمل ہونے کے بعد حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ کے نام ویزہ اور قطر ائر لائن کے ٹکٹ بھیجے۔ ۱۵ر اپریل ۲۰۱۶ء کو حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ نے ملتان سے براہ راست دوحہ (قطر) روانہ ہونا تھا۔

چنانچہ حسب پروگرام ۱۵ر اپریل کو حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ ملتان سے بذریعہ قطر ائر لائن روانہ ہوئے اور صبح گیارہ بجے حمد انٹرنیشنل ائرپورٹ قطر پہنچے۔ ائرپورٹ پر جمعیت علمائے اسلام کے راہنما مولانا محمد ادریس صاحب، بھائی عبدالرحمٰن اور مرکز عبداللہ بن مسعود العلمی کے مدیر و مؤسس مولانا محمد مصطفیٰ صاحب فاضل جامعہ خیر المدارس اور دیگر فضلائے وفاق کی ایک بڑی تعداد موجود تھی، انہوں نے حضرت کا گرم جوشی سے اِستقبال کیا، مصافحہ وغیرہ کے بعد مولانا محمد حفیظ الرحمٰن کے گھر کی طرف روانہ ہوئے، جہاں پُر تکلف کھانے کا اہتمام تھا۔

مولانا محمد حفیظ الرحمٰن صاحب جامعہ خیر المدارس کے فاضل اور عرصہ پندرہ سال سے ''وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیہ'' قطر میں امام و خطیب کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ علماء و مشائخ کے خادم اور دین کا درد رکھنے والے ہیں۔ دینی پروگراموں میں پیش پیش اور مرکز عبداللہ بن مسعود العلمی میں مدرس ہیں۔

اِسی روز شام چھ بجے تاج الریان ہوٹل میں کانفرنس کا افتتاحی پروگرام تھا۔ الاتحاد العالمی لعلماء المسلمین کے رئیس فضیلۃ الشیخ یوسف قرضاوی میزبانی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ دنیا بھر سے معروف علمائے کرام اس کانفرنس میں شریک تھے، ہندوستان سے مولانا سید سلمان ندوی نمائندگی کر رہے تھے۔ افتتاحی کلمات اور حاضرین کے شکریے کے بعد شام سات بجے قطر کے وزیر اوقاف ڈاکٹر غیث الکواری نے اپنے خطاب سے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز کیا۔

اگلے روز یعنی بروز ہفتہ ۱۶ر اپریل کو حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ نے مقالہ پڑھا۔ مقالہ بہت توجہ سے سنا گیا، کانفرنس میں شریک دنیا بھر کے علماء کو برصغیر میں دینی تعلیم کی تاریخ، دارالعلوم دیوبند کی جدوجہد اور وفاق المدارس کی خدمات سے آگاہی حاصل ہوئی۔ سب حاضرین مقالے سے بہت محظوظ ہوئے اور تعریفی کلمات کہے۔ مقالہ کے اختتام کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ نے ہر سوال کا تسلی بخش اور پُر مغز جواب دیا جس سے حاضرین کی تشفی ہوئی۔

صبح نو بجے سے شام چھ بجے تک کانفرنس کے مختلف سیشن ہوتے رہے۔ ان اوقات کے علاوہ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ شام کے اوقات میں مختلف حضرات سے ملاقاتیں فرماتے، تعارف و تبادلہ خیال ہوتا۔ مقامی اَحباب کا مسلسل تقاضا تھا کہ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کچھ ایام کے لیے واپسی مؤخر کر دیں، تاکہ ملک بھر میں دینی اجتماعات

منعقد کر کے حضرت کی آمد سے زیادہ زیادہ مستفید ہوا جائے۔ مسلسل تقاضوں کے پیش نظر حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے اَحباب ورفقاء کی درخواست جزوی طور پر قبول کی اور اپنی واپسی ایک دن کے لیے مؤخر کر دی۔

۱۵ اپریل کو شروع ہونے والی کانفرنس ۱۷ اپریل کو طے شدہ شیڈول کے مطابق اختتام پذیر ہوگئی۔ اسی روز شام کو ایک خوبصورت خیمے میں حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ کے ساتھ ایک یادگار ملاقات کا اہتمام کیا گیا، اس ملاقات میں فضلائے وفاق المدارس، فضلائے دار العلوم دیو بند، اور ندوۃ العلماء کے فضلاء کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ دینی تعلیم اور مدارس کے حوالے سے مختلف موضوعات زیر بحث آئے۔ حاضرین کی طرف سے مقالے کو سراہا گیا، اور آپ کی آمد اور ملاقات کا وقت دینے پر شکریہ ادا کیا۔

اس ملاقات اور تبادلۂ خیال کے بعد شدت سے محسوس کیا گیا کہ ایک عمومی پروگرام بھی ترتیب دیا جائے جس میں عام افراد بھی شریک ہوں، اور حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ کے بیان سے مستفید ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے وزارۃ الاوقاف کو عمومی اجتماع کرنے کی درخواست دی گئی، جو کہ منظور ہوگئی اور ۱۸ اپریل کو بعد نماز عشاء مرکز عبداللہ بن زید (الفنار) میں ''التوبۃ الصادقۃ'' کے عنوان سے پروگرام منعقد ہونا طے پایا۔

۱۸ اپریل کی صبح کو آپ مرکز عبداللہ بن مسعود العلمی میں تشریف لائے۔ یہاں آ کر آپ بہت مسرور ہوئے، اور اساتذہ اور طلبہ کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ مرکز عبداللہ بن مسعود العلمی ایک منفرد تعلیمی ادارہ ہے، اس مدرسے میں درس نظامی رائج ہے، طلبہ کی تعداد ایک سو کے لگ بھگ ہے، حفظ القرآن الکریم کے شعبے میں بھی پچاس سے زائد طلبہ ہیں، اساتذہ کی تعداد ۲۲ ہے۔ یہ ادارہ وزارۃ الاوقاف قطر کی اجازت سے کھولا گیا ہے، ادارے کے روح رواں شیخ مصطفیٰ جامعہ خیر المدارس کے فاضل، حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کے تلمیذ رشید اور یہیں کے رہائشی ہیں، ان کی اور مدرسے کے دیگر اساتذہ کی شبانہ روز کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ یہ مدرسہ تیز رفتاری سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے، اور مقامی سطح پر اپنا مقام بنا رہا ہے۔ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ نے یہاں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے یہ مدرسہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی ہے، مزید فرمایا کہ اپنے ملک میں مدرسے کا قیام مشکل امر اس لیے نہیں ہے کہ وہاں کا ماحول اور معاشرے میں اس قسم کے مدارس عام ہیں لیکن یہاں دیار غیر میں درس نظامی کے منہج کے مطابق مدرسہ اور مقبولیت، طلبہ کی آمد یقیناً عند اللہ مقبولیت کی علامت ہے۔

ملاقات وخطاب سے فراغت پانے کے بعد حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ کی وزارۃ الاوقاف کے شعبۃ البحوث کے مدیر ابوعبداللہ محمد المحمود کے ساتھ طے تھی۔ ان کے دفتر میں ہونے والی ملاقات ایک گھنٹے تک رہی، وفاق المدارس کے منہج، نظام اور خدمات سے متعارف ہوئے، المختصر یہ کہ ملاقات نہایت خوش گوار رہی۔

ظہر کی نماز قطر کی معروف جامع مسجد جامع محمد بن عبد الوہاب میں ادا کی۔ یہ مسجد فن تعمیر کا ایک شاہکار نمونہ

ہے۔قطر میں آنے والا سیاح اس مسجد کو دیکھے بغیر واپس نہیں جاتا۔ یہ مسجد جدید وقدیم طرزِ تعمیر کا حسین امتزاج ہے۔

دوپہر کی ضیافت منطقہ شحانیہ میں شیخ سلمان حفظہ اللہ کے ہاں تھی۔ یہ علاقہ دوحہ سے تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے، تین لینڈ کروزر پر مشتمل ہمارا قافلہ روانہ ہوا۔الجزائر کے عالم دین شیخ یوسف تیاح قافلہ کے قائد تھے، مولانا ادریس صاحب بھی ہم سفر تھے، اپنی باغ و بہار طبیعت کے باعث مولانا ادریس صاحب نے اردو، عربی و فارسی لطائف اِس کثرت سے سنائے کہ حضرت ناظم اعلی صاحب مدظلہ نے بے اختیار انہیں ''ابو اللطائف'' کا لقب دے دیا۔ یہ ایک گھنٹے کا سفر نہایت خوش گوار انداز میں شیخ سلمان کے دار الضیافہ پر اختتام پذیر ہوا۔شیخ سلمان نے عربوں کے روایتی ذوق کے مطابق انتہائی پُر تکلف ظہرانہ دیا۔علمائے کرام کی آمد پر دلی مسرت کا اظہار کیا۔

شیخ سلمان نے دار العلوم الحسینیہ شہداد پور (سندھ) میں حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحب (فاضل جامعہ خیر المدارس و معاون ناظم وفاق صوبہ سندھ) سے قرآن کریم کا حفظ مکمل کیا ہے۔شیخ سلمان اونٹ دوڑ کے بہت شوقین ہیں، انہوں نے اونٹوں کی تربیت اور ان کی دوڑ کا شوق وراثت میں پایا ہے۔اپنے معزز مہمانوں کو چند لمحوں کے لیے انہوں نے اپنے شوق میں شریک کیا۔

شیخ سلمان کے ظہرانے سے فراغت کے بعد حضرت بیان کے لیے تشریف لے گئے اور ''التوبۃ الصادقۃ'' کے موضوع پر سیر حاصل بیان فرمایا، بے شمار لوگوں نے اس میں شرکت کی، اور آپ کے بیان کو سراہا۔

۱۹ر اپریل کو قطر کے شمال میں واقع منطقہ الذخیرہ جانے کا پروگرام تھا، یہاں قاری عبدالغنی بن عبدالمالک نے پر تکلف ظہرانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔طے شدہ پروگرام کے مطابق حضرت ناظم اعلی صاحب مدظلہ بمع رفقاء منطقہ الذخیرہ روانہ ہوئے، کھانا تناول فرمایا، قاری صاحب کے جذبۂ خدمت اور ضیافت سے بہت متاثر ہوئے اور ان کی بہت تعریف کی۔

شام کو حضرت ناظم اعلی صاحب کی ملاقات شیخ خالد بن علی آل ثانی کے ساتھ طے تھی۔اجازت حدیث کے سلسلے میں شیخ خالد کئی ملکوں کا سفر اور سینکڑوں محدثین سے سند اجازت حاصل کر چکے ہیں، مختلف ممالک میں قرآن اور حفظ حدیث کے مقابلے کرانا اور اس پر زرِ کثیر صرف کرنا ان کی شخصیت کا خاصہ شمار ہوتا ہے۔حضرت ناظم اعلی صاحب مدظلہ ان کے ہاں گئے تو اہل علم کے ایک مجمعے کا اپنا منتظر پایا۔علیک سلیک ہوئی، تعارف ہوا، مختلف موضوعات پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔مجلس کے آخر میں حضرت ناظم اعلی صاحب مدظلہ نے اجازتِ حدیث مرحمت فرمائی، اور شیخ خالد کے ہاں سے ائرپورٹ کے لیے روانہ ہوئے۔

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ رات گیارہ بجے اپنے رفقاء کے ہمراہ ائرپورٹ پہنچے۔تمام احباب سے فرداً فرداً مصافحہ کیا، انہیں دعاؤں سے نوازا اور سب کو الوداع کہا۔